بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

لغویات جنہوں نے آجکل ہمیں گھیرا ہوا ہے اور ہر گھر میں ٹی وی اور انٹرنیٹ کی صورت میں موجود ہیں ان سے بچنا ضروری ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 6۔مئی 2016ء بمقام مسجد نصرت جہاں، ڈنمارک

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تقریباً گیارہ سال پہلے میں یہاں آیا تھا۔ وقت گزرنے کا پتا نہیں چلتا۔ کئی بچے تھے آج جوان ہو گئے ہوں گے کئی ایسے ہوں گے جو بچوں کے ماں باپ بن چکے ہوں گے۔ ظاہری طور پر بھی اللہ تعالیٰ نے یہاں جماعت پر بہت فضل فرمایا ہے اور مسجد کے ساتھ ایک بڑا ہال دفاتر لائبریری اور دوسری سہولیات مل گئیں۔ اسی طرح مسجد کے سامنے جو مکان لیا تھا اس میں بھی بڑی وسعت پیدا ہو گئی اور مشنری کی رہائش گاہ گیسٹ ہاؤس اور ایک بڑا ہال میسر آ گیا۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں اگر آپ کے گھروں کی آبادیاں بڑھی ہیں اگر آپ کے مال بڑھے ہیں جماعت کو ظاہری عمارتوں کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے وسعت عطا فرمائی ہے تو یقیناً ان باتوں پر ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے۔ یہ شکر گزاری کس طرح ہو اور اس کا کیا تقاضا ہے۔

حضور پُرنور نے فرمایا: ہمیں اپنی سوچیں بھی مومنانہ بنانی ہوں گی ہمیں ظاہری شکر گزاری یا صرف منہ سے الحمد للہ کہہ کر خوش نہیں ہو جانا چاہئے بلکہ یہ دیکھنا ہو گا کہ کیا ہم اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے احکامات پر عمل کر رہے ہیں؟ کیا ہم اس طرح زندگی گزار رہے ہیں جو ایک مؤمن کی زندگی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یا آپ کے باپ دادا کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے اور اللہ تعالیٰ نے کسی نیکی کی وجہ سے یہ فضل فرمایا ہے ان نیکیوں میں بڑھنا اور اپنی حالتوں کو پہلے سے بہتر کرنا ضروری ہے ورنہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اگر ہمارے قدم رک گئے تو ہم اپنی نسلوں کو بھی دین سے دور کرنے والے ہوں گے اور یوں انہیں اللہ تعالیٰ کے اس خاص فضل سے جس کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی محروم کرنے والے ہوں گے یعنی مسیح موعود کی بعثت اور اس کا ماننا۔ جن کے باپ دادا احمدی ہوئے اگر ان کی نسلیں دین سے دور ہٹ گئیں تو وہ اپنے بزرگوں کی دعاؤں سے محروم رہیں گی۔ جن کے بزرگ احمدی ہوئے ان بزرگوں نے تو اپنے عہد بیعت کو نبھایا اور دنیا سے رخصت ہوئے۔ اس خواہش اور دعا کے ساتھ رخصت ہوئے کہ ان کی نسلیں بھی یہ عہد نبھانے والی ہوں پس اس وقت آپ میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کو یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم اس عہد کو نبھانے والے ہیں جس کی تلقین ہمارے بزرگوں نے ہمیں کی تھی۔ اسی طرح جنہوں نے خود احمدیت قبول کی ہے وہ یہ جائزے لیں کہ کیا ہم نے اپنے ایمان میں بڑھنے اور اپنے عملوں کو بہتر بنانے کی کوشش کی ہے یا کر رہے ہیں یا وہ ایک وقتی جذبہ تھا جس کی وجہ سے احمدیت کو قبول کر لیا۔ فائدہ تو ہمیں تبھی ہو گا جب جب ہمارا قدم ترقی کی طرف بڑھ رہا ہو گا۔

غرض کہ ہر قسم کے لوگوں کو جو احمدیت میں شامل ہوئے چاہے سب کو ان باتوں پر غور کرنا ہو گا کہ اب انہیں اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی بیعت میں آنے کا حق ادا کر سکیں۔ ہر احمدی عورت اور مرد کو یہ جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا اپنی حالتوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کر رہے ہیں کیا ہم اپنے بچوں کی اس رنگ میں تربیت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ ان میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا شعور ابتداء سے ہی پیدا ہو جائے۔ کیا ہمارے اپنے عمل اسلامی تعلیم کے مطابق ہمارے بچوں کے لئے نمونہ ہیں کیا ہماری نمازیں ہماری عبادتیں اور ہمارا ہر عمل اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بتائی ہوئی تعلیم کے مطابق ہے؟ ان باتوں کی گہرائی جاننے اور اپنے جائزوں کے بہتر معیار مقرر کرنے کے لئے ہماری حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رہنمائی فرمائی ہوئی ہے۔ اس وقت

میں ان میں سے چند باتیں پیش کروں گا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے چاہتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے بڑے درد سے فرماتے ہیں: ہماری جماعت کیلئے ضروری ہے کہ اس پُرآشوب زمانے میں جب کہ ہر طرف ضلالت غفلت اور گمراہی کی ہوا چل رہی ہے تقویٰ اختیار کریں۔ دنیا کا یہ حال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی عظمت نہیں ہے حقوق اور وصایا کی پرواہ نہیں ہے۔ نہ اپنے ذمہ حق ادا کرتے ہیں نہ جو وصایا ہیں ان کو پورا کرنے والے ہیں۔ دنیا اور اس کے کاموں میں حد سے زیادہ انہماک ہے۔ ذرا سا نقصان دنیا کا ہوتا دیکھ کر دین کے حصہ کو ترک کر دیتے ہیں۔ دنیا کو نقصان سے بچانے کی کوشش کرتے ہیں چاہے دین بیشک چلا جائے اور اللہ تعالیٰ کے حقوق ضائع کر دیتے ہیں۔ لالچ کی نیت سے ایک دوسرے سے پیش آتے ہیں۔ نفسانی جذبات کے مقابلے میں بہت کمزور واقع ہوئے ہیں۔ اس وقت تک کہ خدا نے ان کو کمزور کر رکھا ہے گناہ کی جرأت نہیں کرتے۔ اگر گناہوں سے بچے ہوئے ہیں تو اس لئے نہیں کہ نیکی غالب ہے اس لئے کہ جرأت نہیں ہے خوف ہے بعض چیزوں کا مگر جب وہ خوف دور ہو جاتا ہے تو پھر گناہ کرنے لگ جاتے ہیں۔ آج اس زمانہ میں ہر جگہ تلاش کر لو تو یہی پتا ملے گا کہ گویا سچا تقویٰ اٹھ گیا ہوا ہے اور سچا ایمان بالکل نہیں رہا ہے۔ وہی تازہ بتازہ قرآن موجود ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے کہا تھا کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۔ بہت سا حصہ احادیث کا موجود ہے اور برکات بھی ہیں مگر دلوں میں ایمان اور عملی حالت بالکل نہیں ہے۔ اس لئے اب ان کے مقابلے میں خدا تعالیٰ ایک نئی قوم زندوں کی پیدا کرنا چاہتا ہے اور اسی لئے ہماری تبلیغ ہے کہ تقویٰ کی زندگی حاصل ہو جاوے۔

حضور انور نے فرمایا: دوسروں کو تو چھوڑیں ہم جو آپ کی بیعت میں شامل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں کتنے ہیں ہم میں سے جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کو اپنے اوپر لاگو کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے جنوں اور انسانوں کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ کیا ہم اپنے دنیاوی کاموں کو اپنی عبادت پر قربان کرتے ہیں یا اس کے الٹ ہے یا ہماری عبادتیں ہمارے دنیاوی کاموں پر قربان ہو رہی ہیں۔ ایسے بھی ہیں اگر وقت پر نماز پڑھ بھی لیں تو گلے سے اتارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان لوگوں کا حال تو علیحدہ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہیں مانا ہم میں سے بھی ایسے ہیں لوگوں سے معاملات میں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ احسان کا سلوک کرو لیکن بہت سے ایسے ہیں جو احسان کا سلوک تو ایک طرف رہا دوسروں کے حق مارنے کی کوشش کرتے ہیں پھر ایسے بھی ہیں جو دنیا کا نقصان تو برداشت نہیں کرتے لیکن دین کا نقصان ہو رہا ہو تو برداشت کر لیتے ہیں۔ کتنے ہی ہم میں سے ایسے ہیں جو جذبات پر کنٹرول نہیں رکھتے ذرا ذرا سی بات پر بھڑک جاتے ہیں۔ اگر غیر یہ کریں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ جاہل ہیں یہ لوگ۔ لیکن اگر ہم میں سے کوئی ایسا کرے تو بہر حال یہ قابل افسوس بات ہے۔ پس ہر کوئی خود ان باتوں میں اپنا جائزہ لے سکتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ الفاظ ہمیں ہمیشہ سامنے رکھنے چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ ایک نئی قوم زندوں کی پیدا کرنا چاہتا ہے پس ہم نے ان زندوں میں شامل ہونے کے لئے بیعت کی ہے اس لئے اس کا حق ادا کرنے کے لئے آپ کی باتوں پر ہمیں توجہ دینی ہوگی تا کہ زندوں کی قوم میں شامل ہو سکیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

جو شخص محض اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اس کی راہ کی تلاش میں کوشش کرتا ہے اور اس سے اس امر کی گرہ کشائی کے لئے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون۔ (یعنی جو لوگ ہم میں سے ہو کر کوشش کرتے ہیں ہم اپنی راہیں ان کو دکھاتے ہیں) کے موافق خود ہاتھ پکڑ کر راہ دکھا دیتا ہے۔ جب تک انسان پاک دل اور صدق و خلوص سے تمام ناجائز رستوں اور امید کے دروازوں کو اپنے اوپر بند کر کے خدا تعالیٰ ہی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتا اس وقت تک وہ اس قابل نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائید اسے ملے لیکن جب وہ اللہ تعالیٰ ہی کے دروازے پر گرتا اور اسی سے دعا کرتا ہے تو اس کی یہ حالت جاذب نصرت اور رحمت ہوتی ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ غافل ہے اللہ تعالیٰ آسمان پر بیٹھا انسان کے دل کے کونوں تک سے واقف ہے۔ اگر کسی کونے میں بھی کسی قسم کی ظلمت یا شرک و بدعت کا کوئی حصہ ہوتا ہے تو اس کی دعاؤں اور عبادتوں کو اس کے منہ پر الٹا مارتا ہے اور اگر دیکھتا ہے کہ اس کا دل ہر قسم کی نفسانی اغراض اور ظلمت سے پاک اور صاف ہے تو اس کے واسطے رحمت کے دروازے کھولتا ہے اور اسے اپنے سائے میں لے کر اس کی پرورش کا خود ذمہ

لیتا ہے۔

پس حضور انور نے فرمایا: ایک حقیقی احمدی کو اپنے دل کو ہر قسم کے شرک اور بدعات سے پاک کرنا ہوگا۔ وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہم نے بہت دعائیں کیں بہت لمبی لمبی دعائیں کیں بڑی دعائیں کیں اور قبول نہیں ہوئیں اپنے دلوں کو ٹٹولیں جائزے لیں کہ کہیں کوئی مخفی شرک تو نہیں کسی قسم کی بدعات میں تو ملوث نہیں یا اور ایسی باتیں تو نہیں ہورہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

پھر ایک جگہ یہ وضاحت فرماتے ہوئے کہ تقویٰ کا قیام ہی اس جماعت کے قائم کرنے کا مقصد ہے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس سلسلہ سے خدا نے یہی چاہا ہے اور اس نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ تقویٰ کم ہوگیا ہے۔ یہ سلسلہ قائم کرنے کا مقصد ہی تقویٰ کا قیام ہے حضور انور نے فرمایا اب اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ وہ دنیا کو تقویٰ اور طہارت کی زندگی کا نمونہ دکھائے۔ اسی غرض کے لئے اس نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے۔ فرمایا اب ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہماری اپنی حالتیں ایسی ہیں کہ ہم خود تقویٰ اور طہارت کا نمونہ بن سکیں اور دوسرے ہم سے سبق سیکھیں۔ پھر اس بات کو بیان کرتے ہوئے کہ آپ اپنی جماعت کو کس طرح دیکھنا چاہتے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ اس سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے اور اس پر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے لوگ آتے ہیں اور وہ صاحب اغراض ہوتے ہیں یعنی ان کی اپنی غرض ہوتی ہے نیکی اور تقویٰ کا حصول ان کی غرض نہیں ہوتی بلکہ ان کے کچھ خود ذاتی مفاد ہوتے ہیں جس کی وجہ سے وہ آجاتے ہیں۔ اگر اغراض پیدا ہوگئے تو خیر ورنہ کدھر کا دین اور کدھر کا ایمان۔ پھر چھوڑ کر چلے گئے پھر ایمان کوئی نہیں رہا لیکن اگر اس کے مقابلے میں فرمایا کہ صحابہ کی زندگی میں نظر کی جاوے تو ان میں ایک بھی ایسا واقعہ نظر نہیں آتا۔ انہوں نے کبھی ایسا نہیں کیا۔ ہماری بیعت تو بیعت توبہ ہی ہے۔ لیکن اُن لوگوں کی بیعت یعنی صحابہ کی بیعت تو سر کٹانے کی بیعت تھی۔ ان کو اپنی ذات کی عزت کی پرواہ تھی نہ کسی عظمت کی خواہش تھی نہ کسی بڑے عہدے کی خواہش تھی۔ صرف غرض تھی تو یہ کہ ہم اسلام کی خاطر جان مال وقت اور عزت کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔ عہدیداروں کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: پھر بڑے درد سے ہمیں ہمارے اخلاق کے بہتر ہونے نیکیوں پر قائم ہونے برائیوں کو ترک کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے ہمسائے کو اپنے اخلاق میں تبدیلی دکھاتا ہے کہ پہلے کیا تھا اور اب کیا ہے وہ گویا ایک کرامت دکھاتا ہے۔ جب کوئی شخص ایک سلسلہ میں شامل ہوتا ہے اور اس سلسلہ کی عظمت اور عزت کا خیال نہیں رکھتا اور اس کے خلاف کرتا ہے تو وہ عند اللہ ماخوذ ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ صرف اپنے آپ ہی کو ہلاکت میں نہیں ڈالتا بلکہ دوسروں کے لئے ایک برا نمونہ ہوکر ان کو سعادت اور ہدایت کی راہ سے محروم رکھتا ہے۔ فرمایا جہاں تک آپ لوگوں کی طاقت ہے خدا تعالیٰ سے مدد مانگو اور اپنی پوری طاقت اور ہمت سے اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرو۔ جہاں عاجز آجاؤ وہاں صدق اور یقین سے ہاتھ اٹھاؤ کیونکہ خشوع اور خضوع سے اٹھائے ہوئے ہاتھ جو صدق اور یقین کی تحریک سے اٹھتے ہیں خالی واپس نہیں ہوتے۔ پھر فرمایا کہ یہ ایک یقینی بات ہے اگر کوئی شخص اپنے اندر اپنے ابنائے جنس کے لئے ہمدردی کا جوش نہیں پاتا وہ بخیل۔ اگر میں ایک راہ دیکھوں جس میں بھلائی اور خیر ہے تو میرا فرض ہے کہ میں پکار پکار کر لوگوں کو بلاؤں۔

حضور انور نے فرمایا: پس اپنے نیک نمونے قائم کرکے ہمیں پھر تبلیغ کا حق بھی ادا کرنا ہوگا اور یہ ہر احمدی پر یہ ذمہ داری ہے اس طرف ہمیں توجہ دینی چاہئے۔ آخر ایک وقت آئے گا کہ لوگ سنیں گے بھی لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی نہیں بھی سنتا تب بھی ہمیں پیغام پہنچاتے رہنا چاہئے لیکن اس کے ساتھ ہی جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ آپ کی جماعت سے منسوب ہوکر ہمیں اپنے نمونے بھی اعلیٰ معیاروں کے پیش کرنے چاہئیں اور پھر لوگوں کی توجہ بھی ہماری طرف ہوگی۔

پھر ہمیں ہماری حالتوں کی کو بہتر کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ الہام میں جو یہ آیا ہے۔ الا

الذین علوا باستکبار ۔ یہ طاعون کے متعلق عربی کا الہام ہے۔ جو بھی تیرے گھر کے اندر آئے گا اسے میں بچاؤں گا مگر وہ لوگ جو اپنے آپ کو اونچا سمجھتے ہیں اوراس کی آپ نے تشریح یہ فرمائی کہ پورے طور پر اطاعت نہیں کرتے ۔اُن پر یہ حکم لاگو نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ پر یہ واجب نہیں ہوگا کہ ضروران کی حفاظت کرے۔ فرمایا اس لئے ضروری ہے کہ بار بار کشتی نوح کو پڑھو اور قرآن شریف کو پڑھو اوراس کے موافق عمل کرو۔ تم نے اپنی قوم کی طرف سے جولعنت ملامت لینی تھی لے چکے لیکن اگراس لعنت کو لے کر خدا تعالیٰ کے ساتھ بھی تمہارا معاملہ صاف نہ ہوا وراس کی رحمت اور فضل کے نیچے نہ آ ؤ تو پھر کس قدر مصیبت اور مشکل ہے۔

حضورانور نے فرمایا: پس یہ جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ نئے احمدی ہیں یا پرانے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلو ۃ والسلام کو مان کر جب تک ہم اپنی عملی اصلاح نہیں کریں گے ان برکات سے فیض نہیں پا سکتے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آنے سے ملتی ہیں اور نہ ہی ہم خدا تعالیٰ کی حفاظت کے سائے میں آسکتے ہیں۔ ہر ایک نے عہد کیا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ خدام الاحمدیہ میں بھی عہد دہرایا جاتا ہے انصار اللہ میں بھی عہد دہرایا جاتا ہے لجنہ میں بھی عہد دہرایا جاتا ہے جماعت بھی بیعت کے وقت یہ عہد لیتی ہے تو اگر عہد کی حفاظت کرو گے اور امانتیں جو تمہارے سپرد ہیں، عہدے دار ہیں ان کے سپرد عہدوں کی امانتیں ہیں عام احمدی ہے اس کے سپرد امانت ہے وہ احمدیت کا صحیح نمونہ بن کے دکھائے اور کسی کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ ہو اگر ایسا ہوگا تو پھر ایمان کا درخت مضبوط تنے پر کھڑا ہو جائے گا۔

حضورانور نے فرمایا: پس ہمیں عاجزی بھی پیدا کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ اسی سے ہم نفس کی قربانی کا حق ادا کر سکتے ہیں اپنے ایمان میں ترقی کر سکتے ہیں لغویات جنہوں نے آجکل ہمیں گھیرا ہوا ہے اور ہر گھر میں موجود ہیں ٹی وی اور انٹرنیٹ کی صورت میں ان سے بچ سکتے ہیں اور ان سے بچنا ضروری ہے اپنے ایمان میں ترقی کے لئے اور تبھی ہم پھل پھول لانے والی شاخیں بن سکتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اپنی بھی اور اپنی نسلوں کی بھی دنیا وآخرت سنوارنے والے بن سکتے ہیں۔ ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سلسلہ کے روشن مستقبل کے بارے میں خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ زمانہ بھی روحانی لڑائی کا ہے۔ شیطان کے ساتھ جنگ شروع ہے۔ شیطان اپنے تمام ہتھیاروں اور مکروں کو لے کر اسلام کے قلعے پر حملہ آور ہو رہا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اسلام کو شکست دے مگر خدا تعالیٰ نے اس وقت شیطان کی آخری جنگ میں اس کو ہمیشہ کے لئے شکست دینے کے لئے اس سلسلے کو قائم کیا ہے۔

اللہ کرے کہ ہم اپنے ایمانوں کو مضبوط تر کرنے والے ہوں اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرتے ہوئے اس کی رضا کو حاصل کرنے والے ہوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں اپنے عمل سے دنیا کو سچائی کا راستہ دکھانے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ نے جو ہم پر احسانات کئے ہیں ان کا حقیقی رنگ میں شکر ادا کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 6 May 2016

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar, Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB